مفکر اسلام مولانا سید ابو الحسن علی ندوی

عالم اسلام کے خلاف مغرب کی یلغار
اور علماء کرام کی ذمہ داری

انجمن الاصلاح خورد' رواق سلیمانی لکھنؤ کا افتتاحی جلسہ مولانا سید ابو الحسن علی ندوی مدظلہ العالی کی صدارت میں ۲۱ ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ کو بعد نماز مغرب سلیمانیہ ہال میں منعقد ہوا۔ مولانا مدظلہ نے طلباء سے جو خطاب فرمایا' افادہ عام کی غرض سے پیش کر رہے ہیں۔ یہ تقریر عبد اللہ وسیم متعلم رابعہ شریعہ نے ٹیپ ریکارڈر سے نقل کی ہے جو قابل ستائش ہے۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین محمد والہ وصحبہ اجمعین ومن تبعھم باحسان ودعا بدعوتھم الی یوم الدین اما بعد!

عزیز بھائیو اور فرزندان دار العلوم!

مجھے بہت خوشی ہے کہ الاصلاح کے اس دوسرے بازو اور اس دوسرے خاندان میں آنے اور اپنے عزیزوں کو دیکھنے اور ملنے کا موقع ملا ہے۔ الاصلاح درحقیقت اس قوت بیانیہ کو پیدا کرنے کی جگہ ہے جو زبان و قلم کے ذریعہ سے وقت اور دین کے تقاضوں کو پورا کر سکے اور دین پر جو حملے ہو رہے ہیں' ان کا جواب دے سکے اور پڑھے لکھے لوگوں کے ذہنوں میں اسلام پر وہ اعتماد بحال کر سکے جو متزلزل ہوتا جا رہا ہے اور جس کے بہت سے اسباب ہیں اور ان اسباب پر کتابوں میں اپنے اپنے رتبہ اور اور اپنی اپنی وسعت کے مطابق بحث کی جا چکی ہے۔ کل الندوی العربی کے جلسے میں' میں نے کہا تھا کہ اللہ کی ذات بے نیاز ہے' غنی ہے' اس کو نہ وسائل کی ضرورت ہے نہ طاقتوں کی' خواہ جسمانی ہوں' غیبی ہوں' یا مصنوعی ہوں' کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی جگہ قوت بیانیہ کا ایک نعمت کے طور پر تذکرہ کیا ہے اور اس کی تاثیر بیان کی ہے۔ اس نے کہا کہ مثلاً نزل بہ الروح الامین ○ علی قلبک لتکون من المنذرین یہاں تک ہی کافی تھا' اللہ

تبارک وتعالٰی کی ذات اور اس کی صفات کے لحاظ سے کہ لتکون من المنذرین "تا کہ آپ ڈرانے والے بنیں" لیکن اس کے بعد فرماتا ہے بلسان عربی مبین آپ ڈرانے والے بنیں ایسی عربی زبان میں جو واضح کرنے والی ہو' دل نشین ہو اور جو دل ودماغ کو متاثر کرے اور جو یقین پیدا کرے اور پھر فرمایا انا انزلناہ قرانا عربیا لعلکم تعقلون یہاں عربی کہنے کی ضرورت کیا تھی؟ انا انزلناہ قرآنا کافی تھا' لیکن چونکہ اہل عرب مخاطب ہو رہے ہیں اور عرب ہی داعی اول ہیں دین کے' اس لیے اللہ تبارک وتعالٰی نے اس کے لیے نہ صرف عربی زبان کا انتخاب کیا بلکہ عربی مبین کہا۔ اور پھر اللہ تعالٰی نے اپنی نعمت کا جہاں ذکر کیا ہے' خلقت انسانی کے موقع پر تو وہاں بھی اس کو فراموش نہیں کیا۔ یہ کہنا تو بے ادبی ہے بلکہ اس کو ترک نہیں فرمایا۔ اللہ تعالٰی فرماتا ہے الرحمٰن ○ علم القرآن ○ خلق الانسان ○ علمہ البیان اور انسان کو پیدا کیا اور آگے فرماتا ہے کہ علمہ البیان اس کو قوت بیانیہ عطا کی' اس کو سلیقہ دیا' اس بات کا کہ وہ اپنی بات کو واضح کر سکے' دل نشیں کر سکے۔ تو یہ ایک طاقت ہے' اس طاقت کا استعمال جن لوگوں یا جس گروہ اور جس طبقہ اور جس ذہنیت اور مقاصد کے حامل لوگوں کے ہاتھ میں جاتا ہے' اس سے لوگ ویسا ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اگر وہ ضالین و مضلین کے ہاتھوں میں چلا جائے' قوت بیانیہ ان کو ملے اور وہ اس سے فائدہ اٹھائیں تو وہ جاہلیت کی دعوت کا کام کرتے ہیں اور عقائد سے لے کر اخلاق وسلوک اور پورے انسانی تعلقات سب کو متاثر کرتے ہیں اور دنیا کی بین الاقوامی تاریخ میں ایسا واقعہ اور ایسا دور بار بار آیا ہے کہ ان لوگوں کے ہاتھوں میں قلم پہنچ گیا اور قلم تو خیر ہر ایک لے سکتا ہے' لیکن وہ چلنے والا اور متاثر کرنے والا قلم پہنچ گیا اور ان کو وہ زبان ساحر اور بیان ساحر مل گیا جس سے وہ بگاڑ پیدا کر سکیں اور ایک ایسا ادب وجود میں آیا جس نے پورے معاشرہ کو متاثر کیا۔

آپ یونان کی تاریخ پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ اس میں بہت بڑا حصہ اس ادب کا تھا جو یونان سے پیدا ہوا' لادینیت کا ادب' تشکیک کا ادب' نفس پرستی کا ادب' ان کو ملاحم یا رزم نامہ اور شاہ نامہ کہتے ہیں۔ اگر یونانی شاہ نامے پڑھیں گے' جن کا عربی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے' خود عیسائیوں نے کیا ہے اور کچھ تاریخ میں محفوظ بھی ہے۔ پھر اگر آپ قرون وسطٰی کی تاریخ پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ اس کے فساد کی بہت بڑی علت یہ تھی کہ قلم وزبان ان لوگوں کے قبضہ میں آ گئے ہیں جن کو نہ خدا کا خوف تھا نہ انسانیت سے محبت ہی

تھی اور نہ محاسبہ کا کوئی ڈر تھا اور وہ نفس پرست تھے اور فساد کے داعی تھے۔ ان کا ایسا اثر ہوا کہ آپ کو معلوم ہے کہ یورپ بالکل ان کے چنگل میں گرفتار اور ان کے پھندے میں پھنس گیا۔ گبن کی مشہور اور شہرۂ آفاق کتاب "Decline of Eoropean Empire" پڑھیں یا ڈریپر کی "Conflict between Religion and Science"

یہ میں آپ کو بتا دوں کہ میں الاصلاح کا ممنون ہوں کہ میں جب یہاں پڑھتا تھا تو تعلیم کے آخری دور میں حسب استطاعت جب یہاں تدریسی کام میرے سپرد ہوا تو مجھے اس کتاب کی ضرورت تھی۔ میں انگریزی جانتا تھا' انگریزی پڑھی تھی اور محنت سے میں اصل انگریزی میں کتاب پڑھ سکتا تھا' Conflict between Religion and Science لیکن مجھے یہاں اس کا ترجمہ مل گیا' مولانا ظفر علی خاں کا شاہکار ترجمہ ہے "معرکہ مذہب وسائنس" یہ مجھے الاصلاح سے ملا اور ایسے History of Eoropean Morals "تاریخ اخلاق یورپ" تھی' یہ بھی میرے لیے کام کی چیز تھی اور ان دونوں کتابوں سے میں نے اپنی کتاب ماذا خسر العالم میں فائدہ اٹھایا' اس لیے کہ ان دونوں کتابوں کے ترجمے ہو گئے تھے اور بڑے لائق مترجمین کے قلم سے جو سند کا درجہ رکھتے تھے۔ ایک مولانا ظفر علی خاں کے قلم سے ہوا تھا' ایک مولانا عبد الماجد دریابادی کے قلم سے۔ میں الاصلاح کا ممنون ہوں' احسان مند ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ الاصلاح میں یہ صلاحیت باقی رہے کہ اس سے لوگ اپنی تصنیف وتالیف میں اور تحقیقات میں کام لے سکیں۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ بھی کہہ رہا ہوں کہ آپ کو اپنے ذخیرہ کتب پر ہمیشہ نظر رکھنی چاہئے کہ کون سی کتابیں ابھی حال میں شائع ہوئی ہیں جو ہمارے طلبہ ہی نہیں بلکہ اساتذہ کی نظر سے گزرنی چاہئیں اور میں اس کا اعتراف کرتا ہوں اور میں نے خود اپنے متعلق شہادت دی ہے کہ اساتذہ بھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ الاصلاح کوئی تفریح کی چیز نہیں ہے' اس لیے نہیں ہے کہ وہاں جا کر اخبارات پڑھے جائیں' اخبارات تو آپ ہر جگہ پڑھ سکتے ہیں' کون سی جگہ ہے جہاں اخبار نہیں آتا؟ یا آپ رسائل پڑھنے آ جائیں' سطحی قسم کے رسائل پڑھیں جو ہندوستان کے مختلف صوبوں سے نکلتے ہیں۔ آج کل تو ہر مدرسہ سے' ہر ادارہ سے' ہر انجمن سے' ہر شہر سے رسالے نکلتے ہیں۔ ایسی چیزیں ہونی چاہئیں الاصلاح کے دار الکتب میں جن سے ذہن بنے اور جن سے بامقصد مصنفین اور داعیوں کو

اسلحہ ملے جن سے وہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ کو مطمئن کر سکیں۔ یہ الاصلاح کی بہت بڑی خدمت ہوگی اور اس وقت "تمنا" میں کہہ رہا ہوں کہ اس کے لیے میں ایک ذمہ دار اور ناظم ندوۃ العلماء کی حیثیت سے یہ صفائی سے کہتا ہوں کہ اس میں اہتمام ونظامت دونوں آپ کی مدد کرنے اور آپ کے ساتھ تعاون کرنے کے لیے تیار ہیں۔ آپ نئی کتابوں کی فہرست تیار کریں' اچھے اہل نظر کے مشورہ سے اور سنجیدہ اور فکر انگیز اور مواد فراہم کرنے والی کتابوں کی اور اس کے بعد آپ کا بجٹ اس کے لیے کافی نہ ہو تو میں اعلان کرتا ہوں کہ دار العلوم اس میں مدد کرے گا۔

تو اس وقت قوت بیانیہ خواہ وہ تحریری ہو یا تقریری ہو' اس وقت اور زیادہ مسلح ہو گئی ہے اور مسلح ہی نہیں بلکہ جیسا کہ ہمارے عزیز' الاصلاح کے غالباً" ناظم ہیں' انہوں نے جو مضمون پڑھا' اس میں انہوں نے کہا کہ یہ بات میں نے بہت دن پہلے کہی تھی کہ صدیوں کے بعد یہ بات پیش آئی ہے کہ یہودی دماغ اور عیسائی وسائل وطاقت دونوں متحد ہو گئے ہیں' حالانکہ دنیا کے جن دو مذہبوں میں زیادہ سے زیادہ تضاد ہو سکتا ہے' وہ یہودیت اور عیسائیت ہیں۔ عیسائیت اس بنیاد پر ہے کہ مسیح ابن اللہ ہیں اور یہودیت کی بنیاد اس پر ہے کہ وہ حضرت مسیح پر تہمت لگاتے ہیں' نسبی تہمت لگاتے ہیں' جو کوئی عیسائی برداشت نہیں کر سکتا۔ لیکن اس کو عیسائیوں نے فراموش کر دیا' یہاں تک کہ پاپائے اعظم نے یہ قصور معاف کر دیا یہودیوں کا' جو عیسیٰ پر اعتراض کرتے تھے' تہمت لگاتے تھے۔ تو اس وقت ایک بڑی گہری سازش ہے دنیا میں اور اس نے اس وقت عنوان اختیار کیا ہے Fundamentalism کا' یعنی روس کے زوال کے بعد امریکہ نے یہ سمجھ لیا اور برطانیہ اور عیسائی ویہودی بڑی طاقتوں نے کہ اگر اب خطرہ ہو سکتا ہے اور کوئی حریف میدان میں آ سکتا ہے تو وہ صرف اسلام ہے۔ اس لیے بڑی ہوشیاری سے' اور اس میں یقیناً یہودی دماغ کام کر رہا ہے' انہوں نے اس کو عنوان دیا ہے Fundamentalism کا یعنی اصول پرست' گویا قدامت پرست۔ قدامت پرست اور حق پرست۔ یا یوں کہئے کہ جو قدیم ذخیرہ ہے' اس کے پرستار۔ اس اصطلاح کی جگہ پر Fundamentalism کی اصطلاح استعمال کی جا رہی ہے اور اس کا اس قدر پروپیگنڈا ہے اور اس زور وشور اور بلند آہنگی کے ساتھ اور ایسے مدلل طریقے بلکہ منظم طریقہ پر یہ بات کہی جا رہی ہے کہ کسی آدمی کے لیے مشکل ہو گیا ہے کہ وہ اقرار کر لے کہ میں Fundamentalist ہوں' حالانکہ ایک مذہبی کے

لیے Fundametalist ہونا ضروری ہے۔ مذہبی کے معنی ہی یہ ہیں کہ وہ منصوصات قطعی پر، نصوص دین پر، آسمانی صحیفوں پر اور کتاب اللہ پر، عیسائی اگر ہو تو انجیل پر اور اگر مسلمان ہے تو اللہ کے آخری کلام قرآن مجید کے بیانات پر، اس کے احکام پر، اس کی تعلیمات پر یقین رکھتے ہیں۔ اور اس وقت یہ Fundametalist کی اصطلاح اتنی عام ہو گئی ہے کہ بہت ہی تاسف وندامت کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ممالک عربیہ میں بھی یہ اصطلاح پہونچا دی گئی ہے۔ ابھی ہمارے پاس ایک خط آیا، شاید ایک ہفتہ یا دو ہفتہ ہوا ہو، میں نام نہیں لوں گا اور ایک ایسی جگہ سے آیا ہے کہ جہاں کے حاکم وسلطان ہم سے ذاتی طور پر واقف ہیں، احترام کرتے ہیں، ہمارا ان کا لندن میں ساتھ رہا ہے اور انہوں نے اپنی ایک تقریر میں کہا کہ اپنے منطقہ میں جس جگہ کے وہ امیر ہیں، ایک سڑک کا نام ہمارے نام پر رکھا تھا "شارع ابی الحسن الندوی" اتنا وہ خیال کرتے ہیں اور ایک بڑے بین الاقوامی ادارے میں وہ ہمارے ساتھ رہے ہیں۔ ان کے عزیز قریب کیا بلکہ ان کے ترجمان کا خط آیا ہمارے نام کہ متشددین کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ ہم چند مفکروں اور چند علماء کے نام یہ سوال نامہ بھیج رہے ہیں کہ متشددین کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کریں، جس کو عربی اصطلاح میں متطرفین کہتے ہیں، انتہا پسند۔ Fundamentalist کا ترجمہ اصلا" مبدئین ہے جو مبادی پر یقین رکھتے ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ اس وقت دنیا کا سارا فساد اس لیے ہے کہ کسی اصول پر یا کسی بنیاد پر یقین نہیں ہے، خالص نفس پرستی ہے اور خالص فائدہ اندوزی اور اپنے نفس کی تسکین کا سامان فراہم کرنا ہے، خواہ تمام دنیا کے مسلمہ اخلاقی اصول کے خلاف ہو، چاہے اس کا پوری انسانیت، پورے معاشرہ انسانی اور پورے عہد پر کچھ اثر پڑے لیکن اپنا کام نکالنا ہے۔ یہ معنی تھے بے اصولی کے اور اس بے اصولی نے آج دنیا کو اس جگہ پر پہونچا دیا ہے کہ کسی وقت بھی قیامت آ سکتی ہے۔ وہ قیامت تو اللہ تعالیٰ لا سکتا ہے، اس قیامت کا ذکر نہیں۔ ایک ویسی قیامت یعنی قیامت صغریٰ ہر وقت ہو سکتی ہے۔ پہلی جنگ عظیم بھی ایک طرح کی قیامت صغریٰ تھی، دوسری جنگ بھی۔ ایسی جنگیں ہو سکتی ہیں اور اس سے بڑے پیمانے پر ہو سکتی ہیں۔ وہ صرف برطانیہ اور جرمنی کی جنگ تھی اور اس میں کچھ اور طاقتیں شامل ہو گئی تھیں اور دوسری جنگ بھی ایسی ہی ہے، لیکن اب جو جنگ ہوگی، وہ بہت خطرناک ہوگی۔ اس وقت ایٹمی ہتھیار بھی نہیں تھے اور اب ایٹمی ہتھیار بھی ہیں اور دوسرے یہ کہ اس جنگ کا رقبہ اس جنگ سے کہیں زیادہ ہوگا۔ یہ نتیجہ

ہوگا بے اصولی اور نفس پرستی اور مطلق آزادی کا اور ظاہر بینی کا۔ لیکن ان کو شرم نہیں آتی' انہوں نے یہ اصطلاح ایجاد کی' حالانکہ سارا فساد یہی ہے ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقھم بعض الذی عملوا لعلھم یرجعون یہ کیا ہے؟ اس کی اصل بنیاد آپ دیکھیں اور قرآن کے پورے سیاق وسباق پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ بما کسبت ایدی الناس میں یہی بے اصولی اور نفس پرستی اور مکمل آزادی اور ہر طرح کی چھوٹ اور نفس کی تسکین کا ہر قیمت پر سامان کر لینا ہے' بطرت معیشتھا کہ اللہ تعالیٰ جس کو فرماتا ہے۔ یہ سب Fundamentalism کے منکروں کے خیالات ہیں اور ان کے مقاصد اور ان کی دعوت میں یہ ساری چیزیں موجود ہیں' جس کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بما کسبت ایدی الناس خیال کیجئے قرآن مجید کی بلاغت کا کہ ایدی الناس پر اس کی نسبت کی ہے' اس کی نسبت کسی اور چیز پر نہیں' بما کسبت ایدی الناس ان لوگوں کے ہاتھوں نے کما جو کسی اصول پر ایمان نہیں رکھتے تھے' کسی بنیاد پر ان کا اتفاق نہیں تھا' کوئی حدود ان کے لیے مقرر نہیں تھے کہ یہاں سے یہاں تک چلے جائیں گے۔

تو کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ وقت بڑا نازک اور خطرناک ہے۔ اس میں تبادلہ خیال کی صلاحیت' تحریری صلاحیت اور لسانی وبیانی صلاحیت ان سب چیزوں کی ضرورت ہے اور اب وہ صرف اس لیے نہیں ہے جیسے کہ آج سے پچاس برس پہلے تھا کہ آپ کسی میلاد اور کسی سیرت کے جلسے میں تقریر کر دیں یا کسی انجمن کے پلیٹ فارم سے کوئی تقریر کر دیں یا اپنے مدرسہ کا تعارف کرا دیں یا کسی نیک مقصد کے لیے کوئی جلسہ ہو اور اس میں آپ تقریر کر دیں۔ اب تو ایک عالمی سازش ہے۔ بڑے وسیع اور نہایت گہرے پیمانے پر اور اس کے مضرات بہت دور رس اور بہت دقیق اور بہت عمیق ہیں۔ یہ اتنی بڑی سازش' کم از کم میرے محدود مطالعہ میں جس کے پیچھے اتنا پروپیگنڈا ہو اور اتنے ذرائع ابلاغ ہوں جسے آج میڈیا کہتے ہیں۔ ذرائع ابلاغ سب کے سب' ریڈیو' ٹیلی ویژن' پریس اور سیمینارس' ملکوں کے دورے اور آنے جانے والے وفود یہ سب کے سب اس نکتہ پر آکر متحد ہو گئے ہیں کہ دنیا میں Fundametalism کا مقابلہ کیا جائے' یعنی کوئی اصول ہی باقی نہ رہے' حدود ہی باقی نہ رہیں' وہ سب کر سکتے ہیں جس سے دل خوش ہو جائے۔

ایران کا ایک فلسفہ ہے لذتیت جس کا نام آتا ہے' لذتیت کے معنی ہیں کہ جس چیز

میں مزہ آجائے' وہ کرنی چاہئے۔ آج کا یورپ اسی انداز سے سوچ رہا ہے۔ پورے یورپ کا دماغ گویا لذتی بن گیا ہے۔ جس میں مزہ آئے' جس میں فائدہ ہو۔ البتہ لذت کو ذرا وسیع کر دیا ہے انہوں نے کہ وہ لذت بطن یا لذت لسان نہ ہو بلکہ وہ لذت ذہن ہو' اس میں لذت سیاسی بھی شامل ہو اور لذت سائنسی بھی شامل ہو اور وہ جو ایک فاتحانہ خوشی ہوتی ہے اور فاتحانہ مسرت ہوتی ہے' وہ اس میں شامل ہو۔ تو لذت کا انہوں نے دائرہ اور وسیع کر دیا ہے' اس سے وہ اور خطرناک بن گئی ہے۔ یونان کا جو لذتی سکول تھا وہ وہاں تک جا ہی نہیں سکا تھا' اس کی نوبت ہی نہیں آئی تھی لیکن یورپ کا لذتی اسکول بہت ہی آگے پہنچ گیا ہے۔ یہ اس وقت گہری سازش ہے' اس سے بڑھ کر کوئی سازش نہیں۔ چونکہ ہمارا آنا جانا ہوتا ہے اور ہمارے روابط ہیں ثقافی اور صحافی اور تحریری' چونکہ عرب ممالک میں بھی' خلیج میں بھی یہ بات داخل ہو گئی ہے کہ متشددین کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ متشددین کے معنی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ معاشرہ اسلام کے احکام کے مطابق ہونا چاہئے' اس میں خوف خدا' خوف آخرت ہو اور اسے محاسبہ ہونے کا خیال ہو اور اس میں دوسروں کے حقوق کا لحاظ ہو اور جو لوگ احکام شریعت کو جاری کرنا چاہتے ہیں' حدود شرعیہ تو خیر بڑی چیز ہیں' تعزیرات بڑی چیز ہیں' مثلاً" رجم ہے یا جلد ہے' یہ چیزیں تو بڑی ہیں اور ان کی نوبت نہیں آتی' لیکن جو روزمرہ کے حالات ہیں اور بہت قابل عمل حدود کے اندر جو احکام شرعیہ کا اجرا چاہتے ہیں' ان سے بھی حکومتیں ڈر رہی ہیں اور وہاں سے نکلنے والے اخبارات اور خطوط میں یہ بات نظر آتی ہے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ ابھی ایک خط آیا ہے اور ہمیں اس کا جواب دینا ہے کہ آپ متشددین کے بارے میں کیا کہتے ہیں اور خط کا انداز بتا رہا ہے کہ وہ متشددین کے خلاف لکھوانا چاہ رہے ہیں۔ وہ ایک فتویٰ چاہتے ہیں جس کی اشاعت کریں کہ شیخ ابی الحسن علی الندوی جو معروف ہیں' مصنف ہیں' ایسے ہیں ویسے ہیں اور انہوں نے نام لکھے ہیں بہت ممتاز مفکرین اور عرب فضلاء کے کہ ان کے پاس بھی بھیجا گیا اور آپ کو بھی بھیجا جا رہا ہے کہ آپ متشددین کے بارے میں اپنا خیال ظاہر فرمائیں۔

اب بالکل Fundamentalism کے بارے میں امریکہ اور برطانیہ اس طرح سوچ رہا ہے اور پروپیگنڈہ کر رہا ہے' ایک صدائے بازگشت آ رہی ہے ان ملکوں سے' آپ کو ان سب خطرات کو سامنے رکھنا چاہئے۔ اب معاملہ صرف اتنا نہیں ہے کہ سینما مت جاؤ' بہت بری بات ہے' اس کی برائی اپنی جگہ پر مسلم ہے' جو شناعت ہے وہ شناعت ہے اس کا انکار

نہیں کیا جا سکتا۔ اب صرف یہ نہیں کہ کھیل کود میں زیادہ مت پڑو' فضول خرچی مت کرو' اب یہ اصلاح معاشرہ کا کام بہت اہم ہے' میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ایک رکن کی حیثیت سے اس کی پوری وکالت کرتا ہوں۔ یہ کام آپ کو کرنا ہے اپنی اپنی جگہوں پر' اصلاح معاشرہ کی دعوت دینا ہے' مکاتب ومدارس کو جاری کرنے کی آپ کو دعوت دینا ہے' مسجد مسجد مکتب قائم ہو اور کچھ گھروں پر بھی اس کا انتظام ہو جیسے پہلے ہوا کرتا تھا' کئی پڑھے لکھے آدمی بیٹھیں اور وہاں کے بچے آئیں اور اردو لکھنا پڑھنا سیکھیں' قرآن مجید پڑھ سکیں اور جو دین کی بنیادی باتیں ہیں مثلاً" کلمہ اس کو صحیح یاد ہو اور وہ شرک وتوحید کا فرق سمجھتے ہوں' کفر وایمان کا فرق سمجھتے ہوں اور سیرت نبوی سے ضروری حد تک واقف ہوں' یہ سب کام آپ کو کرنا ہے' لیکن اس سے بڑی ایک گہری سازش اس وقت ہے جس کے لیے بڑے پیمانے پر آپ کو عملی تیاری کرنی ہے۔ وہ ہے عدم اصول پرستی کے خلاف جہاد۔ اس وقت امریکہ نے خاص طور پر جو مہم چلائی ہے اور ایک بہت بڑی سازش اور ایک بہت بڑا منصوبہ ہے' اس میں یہودی دماغ کام کر رہا ہے اور عیسائی وسائل اور عیسائی طاقتیں اس کے پیچھے ہیں' وہ یہ ہے کہ ایمان کو' تعلق باللہ کو' ایک دین کی پابندی کو اور آخرت کے خیال کو متزلزل کریں اور یہ کہہ کر کہ یہ سب بنیادی باتیں ہیں' پرانی باتیں ہیں' فرسودہ باتیں ہیں' تو اس کے لیے Fundamnetalism وغیرہ کے نام رکھتے ہیں۔ اس کے لیے آپ کو تیاری کرنا ہے' میں الاصلاح کو محض تقریر وتحریر کا ایک شعبہ نہیں سمجھتا' بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ندوۃ العلماء کے ایک مقصد کے پورا کرنے کا یہ ایک ذریعہ ہے اور وہ ہے ذہین اور تعلیم یافتہ طبقہ کو مطمئن کرنا' اسلام پر اعتماد دوبارہ واپس لانا اور خاص طور پر ترقی یافتہ جو اسلامی ممالک ہیں' ان میں اسلام پر اعتماد متزلزل ہو چکا ہے۔ الجزائر میں کیا ہو رہا ہے؟ الجزائر میں خالص دینداروں اور حکومت کے نمائندوں کے درمیان جنگ ہے۔ نہ اسرائیل کی ان کے خلاف جنگ ہے نہ اسرائیل کا ان کے خلاف معرکہ ہے اور نہ کسی یورپین طاقت کی ان کے خلاف جنگ ہے اور نہ ملک میں بگاڑ وفساد پیدا کرنے والوں کے درمیان۔ خالص دیندار' دین پسند (میں دین پرست نہیں کہتا' دین پسند طبقے) اور جو چاہتے ہیں کہ کلمۃ اللہ ھی العلیا اس پر عمل ہو' یہاں اللہ کا حکم سب سے زیادہ قابل اطاعت سمجھا جاتا ہو' یہاں فرائض کی پابندی ہو اور محارم سے' حرمات سے اجتناب ہو اور یہاں مسجدیں آباد ہوں' اس کا ذکر کرنا بھی الجزائر میں ایک بڑا جرم ہے۔ برابر خبریں آتی رہتی ہیں کہ دین پسند لوگوں میں سے اتنے

آدمی شہید ہوئے۔ لیبیا میں بھی ہو چکا ہے اور اب بھی لیبیا کا حال یہی ہے اور شام تو بالکل غیر مسلم عنصر کے قبضہ میں ہے۔ وہاں کے دروزی' حقیقت میں وہ مسلمان نہیں ہیں' کسی طور پر ان پر مسلمانوں کی تعریف صادق نہیں آتی۔ اس طور پر یہ فتنہ مشرق کی طرف بڑھ رہا ہے اور ہمیں اندیشہ ہے کہ پاکستان بھی اس کی لپیٹ میں نہ آ جائے۔ ابھی جو تھوڑی سی تبدیلی ہوئی ہے' نواز شریف کو جو ہٹایا گیا ہے' اس میں بھی امریکہ کا ہاتھ معلوم ہوتا ہے اور ضیاء الحق شہید مرحوم کی شہادت اور ملک فیصل کی شہادت میں بھی امریکہ کا ہاتھ تھا۔ اور وہ اس بنا پر تھا کہ کوئی ایسا عنصر یا ایسا فرد غالب نہ ہونے پائے' حاوی نہ ہونے پائے اس ملک پر' اس ملک کے مستقبل کی تعمیر میں وہ آزاد نہ ہو جو اصول پسند ہو اور عقیدہ کا پختہ ہو اور اسلام کی حقانیت پر پورا یقین رکھتا ہو اور ضروری حد تک وہ فرائض کا بھی پابند ہو۔ یہ ایک سازش چلی آ رہی ہے' فکری طور پر بھی اور سیاسی وانتظامی طور پر بھی۔ ہمیں اسی طور پر اس کا مقابلہ کرنا اور تعلیم یافتہ طبقہ کو مطمئن کرنا اور اسلام کی ابدیت پر اس کا یقین واپس دلانا' دوبارہ یقین پیدا کرنا ہے کہ اسلام ہر زمانے کا ساتھ دے سکتا ہے' قیادت کر سکتا ہے۔ جدید نصاب تعلیم اور یورپ سے جو طریقہ تعلیم آیا ہے' وہاں سے امپورٹ کیا گیا ہے' اس میں یہ خاصیت ہے کہ وہ اسلام پر اعتماد کو متزلزل کر دے کہ اسلام نے بے شک ایک زمانہ میں اچھا کام کیا تھا' اچھا پارٹ ادا کیا تھا' لیکن اب زمانہ بدل گیا ہے۔ اس وقت وہ بہت ہی غیر ترقی یافتہ زمانہ تھا' خدا بھلا کرے ان لوگوں کا مثلاً" عورت کو کچھ حقوق مل گئے' دختر کشی بند ہو گئی اور شراب اتنی نہیں پی جانے لگی' لیکن اب اسلام اس زمانہ کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ یہ ہے اصل میں فتنہ کہ اسلام اس زمانہ کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ آپ کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ اسلام اس زمانہ کا ساتھ دینا تو الگ رہا' یہ تو اس تنزل کے بعد اس زمانہ کو ہلاکت سے بچا سکتا ہے' اسلام اس زمانہ کو راہ پہ لگا سکتا ہے۔ اسلام اس زمانہ کو مبارک بنا سکتا ہے اور اسلام اس زمانہ کو رہنے کا سلیقہ سکھا سکتا ہے اس کے لیے آپ کو تیاری کرنی ہے۔ بہتر ہوگا کہ ہمارے بعض اساتذہ اس میں کتابوں کا انتخاب کریں۔ ایک زمانہ میں ہم نے مولانا مسعود عالم صاحب ندوی سے مشورہ کر کے ایک فہرست بنائی تھی کہ فلاں درجے سے لے کر فلاں درجہ کے طلبا یہ کتابیں پڑھیں اور فلاں درجے سے فلاں درجہ تک کے طلباء یہ کتابیں پڑھیں اور ہم نے یہ بھی انتظام کیا تھا کہ الاصلاح میں ایک رکن کی ڈیوٹی مقرر کی تھی کہ آپ یہاں بیٹھا کریں' الاصلاح کے کھلنے کا جو وقت ہے اس میں ایک گھنٹہ آپ وقت دیں

کہ طلباء کو معلوم ہو کہ ان سے پوچھا جا سکتا ہے کہ کون سی کتابیں پڑھنی ہیں۔ طلباء ان کے پاس جائیں اور کہیں کہ ہم اس درجہ کے طالب علم ہیں۔ بتائیے ہم پہلے کیا پڑھیں' بتائیے ہم تاریخ کا مطالعہ کہاں سے شروع کریں' بتائیے ہم سیرت میں اس وقت کون سی کتابیں پڑھیں' اس منزل پر کون سی کتاب مناسب ہوگی۔ یہ دو انتظامات ہم لوگوں نے کیے تھے' ہم سمجھتے ہیں کہ اس کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیے۔

میں نے اتنی طوالت اور اتنی تفصیل کے ساتھ بات کر دی حالانکہ میں اس حال میں نہیں تھا اور میں آپ سے معذرت کرنے والا تھا کہ مجھے بعض ضرورتیں ہیں' ہمارے معزز مہمان بھی آئے ہوئے ہیں' ذہن دوسری لائن پر کام کر رہا ہے' لیکن یہ آپ کی محبت ہے' آپ کا خلوص ہے یا اللہ تعالیٰ جو آپ سے کام لینا چاہتا ہے' اس کی اہمیت اور قدر وقیمت ہے کہ میں نے اتنی تفصیل کے ساتھ اظہار خیال کیا۔ بس آخر میں یہ کہنا ہے کہ انجمن الاصلاح کو محض آپ تحریر وتقریر کی مشق' مضمون نگاری سیکھنے کی جگہ نہ سمجھیں' بلکہ یہاں سے آپ کو وہ ذخیرہ لینا ہے' وہ مواد لینا ہے کہ جس سے آپ یہاں سے نکلنے کے بعد جدید تعلیم یافتہ طبقہ جو Intelectual کلاس کہلاتا ہے' ذہین طبقہ جو ہے' آپ اس کو مطمئن کر سکیں' اس میں اسلام کی ضرورت کا احساس پیدا کر سکیں اور اسلام کے بارے میں اعتماد واپس لا سکیں۔ یہاں سے لے کر انڈونیشیا اور مغرب اقصیٰ اور مراکش تک ان سب جگہوں پر اس وقت جو ہے' وہ یہ کہ امریکہ اور یہودیوں اور عیسائیوں کی سازش سے ان سب جگہوں تک جراثیم پہنچ گئے ہیں کہ اسلام پر اعتماد متزلزل ہو جائے اور اسلام پر عمل کرنے کو وہ فرسودگی اور رجعت پسندی اور Fundamentalism سے تعبیر کرنے لگیں اور ایک پڑھے لکھے آدمی کو شرم آنے لگے کہ ہم حاشا وکلا Fundamentalist نہیں ہیں۔ آپ کو وہ کام کرنا ہے کہ لوگوں سے سینہ تان کر اور آنکھیں ملا کر یہ کہیں کہ ہاں ہم Fundamentalist ہیں اور ہمارے نزدیک Fundamentalism ہی دنیا کو بچا سکتا ہے اور ساری خرابی اور سارا فساد Fundamentalism نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ کوئی اصول نہیں' کوئی معیار نہیں' کوئی حدود نہیں' صرف نفس پرستی ہے' صرف خواہش پرستی ہے' صرف اقتدار پرستی ہے' صرف سیاست پرستی ہے' اس لیے آپ کو تیاری کرنی ہے اور دوسروں کو بھی تیار کرنا ہے۔ بس میں انہی الفاظ پر ختم کرتا ہوں۔

(بہ شکریہ تعمیر حیات لکھنؤ)